## سوال

(559)ہندووانہ رواج کے مطابق لڑکی کو حصہ نہ دینا..الخ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید دعویٰ اسلام کا کرتا ہے۔ صوم وصلواۃ وغیرہ ارکان اسلام بجا لاتا ہے۔ صرف نص قرآنی بابت وراثت انثی (لڑکی) سے قطعی منکر ہے۔ جب زوی الفروض انثی میں سے کوئی حصہ دار حصہ وراثت زید سے طلب کرتا ہے۔ تو حکوت حاضرہ میں تقریر وتحریر سے مقرومصر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے یہاں ہندووں کا قاعدہ ہے۔ شرع محمدی نہیں۔ اور ہندو قاعدہ پر لڑکی کو حصہ نہیں مل سکتا۔ البتہ اگر اہم اسلامی قاعدے پر ہوتے تو البتہ لڑکی مستحق وراثت ہوتی۔ اسی قاعدے پر کئی پشتیں گزر چکی ہیں۔ اور زندہ بھی اسی قاعدے پر ہیں۔ پس جو اس قاعدے پر مرگئے ہیں۔ یا جو زندہ ہیں۔ شرع شریف ان کو مسلمان کہتی ہے۔ یا نہیں؟ (سیٹھ عبد الکریم ابن محمد یعقوب کراچی)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سوال کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ زید شرع محمدی کے حکم کو تسلیم کرتا ہے۔ مگر نہ دینے کا بہانہ کرتا ہے۔ اس صورت میں وہ حق تلفی کرنے کی وجہ سے ظالم ہے کافر نہیں دوسری صورت یہ ہے کہ یہ مانتا نہیں کہ شرع میں لڑکیوں کو حصہ دینے کا حکم ہے اس صورت میں وہ منکر قرآن ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے۔ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ
سورۃ النساء ١١

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص519

محدث فتویٰ